اشاعت کا معیار اطمینان بخش ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

کیا ہم مسلمان ہیں؟، شمس نوید عثمانی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی، دہلی ۶۔ [پاکستان میں: ادارہ مطبوعات طلبہ، ۱-اے ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور] صفحات: ۵۸۵۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

شمس نوید عثمانیؒ (۱۹۳۱-۱۹۹۳) برصغیر کے عثمانی خانوادے کے چشم و چراغ تھے اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی اور مولانا عامر عثمانی کی علمی و دینی میراث کے امین تھے۔ ماہنامہ "تجلی" دیوبند میں "کیا ہم مسلمان ہیں؟" کے مستقل عنوان سے مضامین لکھتے تھے۔ یہ مضامین بعدازاں تین جلدوں میں شائع ہوئے۔ ان مضامین کی اہمیت اور مقبولیت کے پیش نظر اب ان سب کو یکجا صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ شمس نوید عثمانیؒ قرآن و سنت سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ سوز و گداز قلب اور مومنانہ فکر و نظر سے بھی بہرہ ور تھے۔ ان کی تحریروں کی بے پناہ تاثیر کی وجہ سے ان کے قارئین کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ ملت اسلامیہ کے عصری حالات کے تناظر میں ان تحریروں کی کل بھی ضرورت تھی اور آج بھی ضرورت ہے۔ نہ صرف معنوی اعتبار سے مفید ہے بلکہ صوری اعتبار سے بھی۔ مجلد کتاب حسن و جمال سے بہرہ ور ہے۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

ہندستان میں اسلامی تحریکیں، ڈاکٹر اقتدار محمد خان۔ ناشر: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ صفحات: ۴۶۳۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

اس کتاب میں ۱۹۴۷ کے بعد بھارت میں اسلامی تحریکوں (جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت، جمعیت العلماے ہند، دیوبند اور ندوۃ العلما) کے کام کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مصنف کی وسعت مطالعہ اور دقت نظر نے ایک بڑے موضوع کو بڑی خوب صورتی سے سمیٹنے میں مدد دی ہے۔ انھوں نے ہر تحریک کے بنیادی ماخذ تک رسائی کے لیے اپنی سی کوشش کی ہے۔ کتاب کو پڑھ کر ان تحریکوں کے مقاصد، سرگرمیوں اور حکمت عملی سے واقفیت ہوتی ہے۔ لیکن چند پہلو قابل غور ہیں:

(۱) سب سے اہم کام ان تحریکوں کے علمی کام یا ان کے کاموں کے لیے علمی اعانتوں کا تجزیہ تھا کہ کس درجے، کس وزن اور کس وژن کے لٹریچر کو استعمال کیا جا رہا ہے؟ ایسا نہیں ہو سکا۔

(۲) بھارت جیسے سیکولر اور کثیرالمذاہب معاشرے میں، غیر مسلموں میں کام کے لیے، ان تحریکوں کا کیا کردار ہے؟ مثال کے طور پر جماعت اسلامی ہند نے سب سے زیادہ زور بھارتی زبانوں میں ترجمہ قرآن اور دیگر تراجم پر دیا ہے اور یہ ایک اہم اور بڑا کام ہے (بدقسمتی سے بھارت میں بھی بیشتر مذہبی تنظیموں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو اردو یا اردو بولنے، سمجھنے والی اقوام تک محدود سمجھ لیا ہے)۔